باب۔ ۳۴

آبپاشی

[وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ،(الانبیاء:۳۰)]

[أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۔ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۔

لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ،(الواقعہ:۶۸،۶۹،۷۰)]

حدیث۲۱۹۸: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ کے دائیں جانب ایک کمسن لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں جانب کچھ معمر لوگ بیٹھے تھے۔ آپ کی خدمت میں پانی کا ایک پیالہ لایا گیا۔ اس میں سے آپؐ نے تھوڑا سا پانی پیا اور پھر بچے سے مخاطب ہوئے، "اے بچے! کیا تو یہ اجازت دیتا ہے کہ میں یہ پانی (پہلے) بوڑھوں کو دے دوں"۔ اس نے کہا، "یا رسول اللہ! میں آپ کا جھوٹا لینے کے لیے اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہ دوں گا"۔۔۔ چناں چہ وہ پیالہ اس بچے کو دے دیا گیا۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث۲۱۹۹: آنحضرتؐ کے لیے میں نے اپنے گھر میں ایک بکری پالی۔ پھر ایک دن اس سے آپؐ کے لیے دودھ دوہا۔ اس میں گھر کے کنویں کا کچھ پانی ملایا۔ پھر اس دودھ کے پیالے کو رسول اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں سے کچھ دودھ نوش فرمایا۔ اور پھر محفل کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس محفل میں اس وقت حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے اور آپؐ کی بائیں جانب بیٹھے تھے۔ دائیں جانب ایک اعرابی (بدو) بیٹھا تھا۔ حضورؐ نے اس پیالے کو بدو کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا، "دائیں طرف کا آدمی زیادہ حقدار ہے، اور پھر جو اس کے دائیں طرف ہو"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۲۲۰۰: آپؐ کا ارشاد ہے کہ اضافی پانی کو اس خیال سے نہ روکا جائے کہ گھاس کو (جانوروں کے) کھانے سے روکے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۲۰۱: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لے جانا (اور بیچنا) کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی کے آگے سوال کرے (یعنی بھیک مانگے)۔

راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۴۶، ۱۳۹۲، ۱۹۴۷)۔

حدیث ۲۲۰۲: حضورؐ نے فرمایا کہ کان کھودنے میں مر جائے تو کوئی تاوان نہیں۔ کنواں کھودنے میں مر جائے تو معاف ہے۔ جانور سے مر جائے تو کوئی تاوان نہیں۔ اور رکاز (یعنی کسی زمین سے خزانہ پانے) میں (زمین والے یا حکومت کا) ۵واں حصہ ہے۔ راوی: ابو صالحؒ، ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۰۹)۔

حدیث ۲۲۰۳: نبی معظمؐ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص یہ سوچ کر جھوٹی قسمیں کھائے کہ وہ کسی کا مال ہضم کر سکے تو وہ خدا کی ناراضگی کو مول لے گا۔ چناں چہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّـهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَـٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّـهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، [یعنی بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کا تھوڑی سی قیمت کے عوض سودا کر دیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا، (ال عمران: ۷۷)]۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۶۰)۔

حدیث ۲۲۰۴: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نہ دیکھے گا، اور نہ پاک کرے گا، بلکہ ان کو عذاب میں مبتلا رکھے گا۔ اول وہ شخص جس کے پاس اضافی پانی موجود ہو مگر وہ راستے کے مسافر کو نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی امام سے صرف دنیا کی خاطر بیعت کی ہو۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے چھوٹے سے فائدے کے لیے جھوٹی قسمیں کھائے۔ پھر یہ آیت پڑھی، إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّـهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا، [ترجمے کے لیے دیکھیں اوپر درج شدہ حدیث ۲۲۰۳]۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۲۰۵ تا ۲۲۰۷: نبی کریمؐ کے پاس ایک انصاری نے زبیرؓ کی شکایت کی کہ یہ میری زمینوں کی طرف پانی نہیں چھوڑتے۔ آنحضرتؐ نے زبیرؓ کو کہا کہ جب تم اپنی زمین سیر اب کر چکو تو

اس انصاری کی طرف پانی کو چھوڑ دیا کرو۔ اس پر انصاری نے کہا کہ، "یہ آپ کی پھوپی کے بیٹے ہیں نا، تب ہی اس طرح کا فیصلہ دیا"۔ اس پر حضورؐ بہت برہم ہوئے اور زبیرؓ کو کہا کہ اب تم اس کا پانی روک لو۔ پھر یہ آیت بھی نازل ہوئی،فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ،[یعنی تمھارے پروردگار کی قسم یہ کبھی مومن نہ ہوں گے جب تک آپس کے اختلافات میں تم کو حکم نہ مانیں،(النساء:۶۵)]۔راوی:عبداللہ بن زبیرؓ۔

حدیث۲۲۰۸: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک آدمی چل رہا تھا کہ اسے پیاس لگی۔ لہٰذا وہ پانی کے لیے ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا۔ باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کے سبب کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ چناں چہ وہ پھر سے کنویں میں جا کر اپنا موزہ پانی سے بھر کر لایا اور اس نے کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کر لی اور اسے بخش دیا۔۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا چوپائے میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہر جاندار میں ثواب ہے۔۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۲۰۹، ۲۲۱۰: رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک بلی کے متعلق عذاب میں مبتلا کی گئی جسے اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کے سبب مر گئی۔ چناں چہ وہ عورت دوزخ میں داخل ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا وہ عورت اس بلی کو کم از کم آزاد ہی چھوڑ دیتی تو وہ خود ہی اپنے لیے کچھ کر لیتی۔ راویان: اسماء بنت اکبرؓ، عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۲۲۱۱: (محفل میں دائیں جانب سے تقسیم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۹۸۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث۲۲۱۲: حضورؐ خدا کی قسم کھانے کے بعد فرماتے ہیں کہ "قیامت کے دن میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانکوں گا جیسے کہ اجنبی اونٹ حوض پر سے ہنکائے جاتے ہیں"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۲۱۳: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ حضرت اسمٰعیل کی ماں پر رحم کرے، اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں تو آج یہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔۔۔ جرہم ان کے پاس آئے اور کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہیں؟ انھوں کہا کہ ہاں اتر تو سکتے ہو لیکن اس پانی میں تمھارا کوئی حصہ نہیں۔ ان لوگوں نے کہا، اچھا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۲۲۱۴: (قیامت کے دن اللہ کا عذاب): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۰۴۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۲۱۵: ارشاد نبویؐ ہے کہ چراگاہ (زکاۃ کے جانوروں کی جگہ) مقرر کرنے کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول کو ہے۔ رسول اکرمؐ نے النقیع کو چراگاہ مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے عہد میں) السّرف اور الرّبذۃ کو چراگاہیں بنایا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۲۲۱۶: حضورؐ فرماتے ہیں کہ گھوڑا کسی کے لیے ثواب کا باعث ہے تو کسی کے لیے بچاؤ کا ذریعہ، اور کسی کے لیے گناہ کا سبب ہے۔۔۔ مثلاً، کسی شخص نے گھوڑا اپنے باغ میں باندھا تو جس قدر وہ وہاں چرے گا اس شخص کے لیے باعث ثواب ہو گا۔ اس کی لید بھی اس کے کھیت کے لیے فائدے مند ثابت ہو گی۔ اس کے نہر کا پانی پیے گا تو بھی اس شخص کے لیے ثواب ہو گا۔ پھر یہی گھوڑا ایک کارآمد جانور ہونے کے سبب اس کے لیے آمدنی اور بچاؤ کا ذریعہ ہو گا۔ اور جو فخر و دکھاوے کے لیے استعمال کرے وہ اس کے لیے باعث گناہ ہو گا۔۔۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ اہل اسلام کے متعلق قرآن میں جامع آیات اتری ہیں، فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۔ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ، [یعنی جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، (الزلزلہ: ۷ اور ۸)]۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۲۲۱۷: آنحضرتؐ سے جب گمشدہ مال کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ گری پڑی چیز ملے تو اس کی ایک سال تک تشہیر کرو پھر بھی مالک تم تک نہ پہنچے تو پھر تمھیں اختیار ہے جو چاہو کرو۔۔۔ کھوئی بکری، تمھاری یا تمھارے بھائی یا بھیڑیے کی ہے۔۔۔۔ اور اونٹ، وہ تمھارا یا کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ چوں کہ اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتی ہے لہذا وہ خود ہی پانی پر جائے گا، درخت سے کھا لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے مالک سے مل ہی جائے گا۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث۲۲۱۸، ۲۲۱۹: نبی مکرمؐ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا بنا کر بیچے اور اللہ اس سے آبرو بچا لے، ایسا کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے (یعنی بھیک مانگے)۔ راوی: عروہ بن عوامؓ۔

حدیث ۲۲۲۰: میں اپنے ولیمے کے خیال سے اپنی دو اونٹنیوں کو بیچنے کے لیے گھر سے نکلا اور ابن شہاب انصاریؓ کے پاس پہنچا۔ وہاں حمزہؓ بن عبدالمطلب شراب پیتے ہوئے پائے گئے اور ایک گانے والی گا رہی تھی، "اے حمزہ! وہ دو اونٹنیاں لے لو"۔ حمزہؓ نے نشے کی حالت میں اپنی تلوار سے ان اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیے۔ اس منظر سے میں دہشت زدہ ہو گیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا۔ واقعے کی تفصیل سن کر آپؐ، حمزہؓ سے ملنے میرے ساتھ ہو لیے۔ حضورؐ نے جب حمزہؓ کو ڈانٹا تو انھوں نے جواباً آپؐ کے لیے نازیبا الفاظ ادا کیے۔ ایسے میں حضورؐ نے خاموشی کے ساتھ واپس چلا جانا ہی مناسب سمجھا۔ (اہم نوٹ): یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۲۲۲۱: آنحضرتؐ نے بحرین کی بنجر زمینوں میں سے انصار کو جاگیر عطا کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو انصار نے عرض کیا کہ ہم مہاجر بھائیوں کے بغیر ان زمینوں کو نہ لیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے بعد دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ تو اس وقت صبر کرو، یہاں تک کہ مجھ سے آن ملو۔ راوی: انسؓ۔

حدیث:۲۲۲۲: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ اونٹنی کا یہ حق ہے کہ ان کو پانی کے پاس دوہا جائے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی عمرہؓ۔

حدیث ۲۲۲۳: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے کھجور کا درخت پیوند لگانے کے بعد خریدا تو اس کا پھل بائع یعنی بیچنے والے کا ہے۔ لیکن اگر خریدار پہلے ہی سے شرط کر دے تو پھر پھل خریدار کا ہو گا۔ اسی طرح جس نے غلام خریدا اور اس کے پاس مال تھا، تو اس کا مال بیچنے والے کا ہے، مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط کر لے۔ راوی: عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۶۵)۔

حدیث ۲۲۲۴: نبی معظمؐ نے اندازے سے خشک کھجور کے عوض عرایا کے بیچنے کی اجازت دی ہے۔ راوی: زید بن ثابتؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۴۰، ۲۰۴۱)۔

حدیث ۲۲۲۵: رسول اکرمؐ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ، اور پھلوں کے، جب تک کہ اس کا قابل انتفاع ہونا ظاہر نہ ہو جائے، بیچنے سے منع کیا ہے۔ اور درخت پر لگا ہوا پھل درہم و دینار کے عوض ہی بیچا جائے۔ اور عرایا کی اجازت ہے۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۵۴)۔

حدیث۲۲۲۶: حضورؐ نے اندازے سے خشک کھجور کے عوض ۵ دسق (یعنی ۶۰ صاع) یا اس سے کم میں بیع عرایا کی اجازت دی ہے۔راوی: ابوسفیانؓ (ابواحمدؓ کے غلام)۔(دیکھیں حدیث ۲۰۵۵)۔

حدیث۲۲۲۷: رسول مکرمؐ نے مزابنہ یعنی درخت پر لگے ہوئے پھل کو ٹوٹے ہوئے پھل کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن عرایا والوں کو اس کی اجازت ہے۔راوی: سہل بن ابی چشمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۴۰،۲۰۴۱)۔

Siddiqui Publications